(6) 24

कुल पृष्ठ संख्या–32 (कवर पेज सहित)

561737

क्रम संख्या........................

माध्यमिक शिक्षा बोर्ड, राजस्थान, अजमेर

उच्च माध्यमिक परीक्षा

(परीक्षार्थी द्वारा स्वयं भरा जाना चाहिये)

नोट :– परीक्षार्थी उपरोक्त के अतिरिक्त उत्तर पुस्तिका के अन्य किसी भी भाग में अपना नामांक नहीं लिखें।

माध्यम – हिन्दी ✓ अंग्रेजी ☐

विषय ...उर्दू साहित्य...

परीक्षा का दिन ...सोमवार...

दिनांक ...1/4/2024...

नोट :– परीक्षार्थी के लिए आवश्यक निर्देश इस पृष्ठ के पिछले भाग पर उल्लेखित हैं। जिन्हें सावधानी पूर्वक पढ़ लें व पालना अवश्य करें।

परीक्षक हेतु निर्देश :– (1) परीक्षक को उपरोक्त सारणी अनुसार प्राप्तांक भरना अनिवार्य है, अन्यथा नियमानुसार दंडित किया जायेगा।

(2) परीक्षक उत्तर पुस्तिका के अन्दर के पृष्ठों के बायीं ओर निर्धारित कॉलम में लाल इंक से अंक प्रदत करें।

(3) कुल योग भिन्न में प्राप्त होने पर उसे पूर्णांक में ही परिवर्तित कर अंकित करें (उदाहरणार्थ : 15¼ को 16, 17½ को 18, 19¾ को 20)

प्रश्नवार प्राप्तांको की सारणी
(परीक्षक के उपयोग हेतु)

प्रश्नों की क्रम संख्या	प्राप्तांक	प्रश्नों की क्रम संख्या	प्राप्तांक
1	15	19	3
2	7	20	4
3	10	21	4
4	2	22	4
5	2	23	
6	2	24	
7	2	25	
8	2	26	
9	2	27	
10	2	28	
11	2	29	
12	2	30	
13	2	31	
14	2	योग	80
15	2	प्राप्त अंको का कुल योग (Round off)	
16	3	अंकों में	शब्दों में
17	3	80	अस्सी
18	3		

परीक्षक के हस्ताक्षर........ संकेतांक 34918

प्रमाणित किया जाता है कि इस उत्तर पुस्तिका के निर्माण में बोर्ड द्वारा प्रदत्त 58 जी.एस.एम. ईको मैपलिथो कागज ही उपयोग में लिया गया है। 177/2024

परीक्षार्थियों के लिए आवश्यक निर्देश

1. समस्त प्रश्नों को हल निर्धारित शब्द सीमा में इसी उत्तर पुस्तिका में करना है। विशेष परिस्थिति में अतिरिक्त उत्तर पुस्तिका, उत्तर पुस्तिका भरी हुई होने पर पर्यवेक्षक एवं वीक्षक की अनुशंषा पर ही उपलब्ध कराई जायेगी।
2. प्रश्न–पत्र पर निर्धारित स्थान पर अपना नामांक लिखें।
3. प्रश्न–पत्र हल करने के पश्चात् जिस पृष्ठ पर हल समाप्त होता है, उस पर अन्त में "समाप्त" लिखकर अन्त के सभी रिक्त पृष्ठों को तिरछी लाईन से काटें।
4. निम्न बातों का विशेष ध्यान रखें अन्यथा अनुचित साधनों की रोकथाम अधिनियम के तहत कार्यवाही की जा सकेगी :-
   (i) उत्तर पुस्तिका के ऊपर/अन्दर तथा प्रश्नोत्तर के किसी भी भाग में चाही गई सूचना के अलावा अपना नामांक, नाम, पता, फोन नम्बर अथवा पहचान की कोई अन्य प्रकार की सूचना आदि अंकित नहीं करें अन्यथा "अनुचित साधनों के प्रयोग" के अन्तर्गत कार्यवाही की जावेगी।
   (ii) उत्तर पुस्तिका के पृष्ठों को फाड़ें नहीं। उत्तर–पुस्तिका के मुख पृष्ठ पर अंकित संख्या के अनुसार पृष्ठ पूरे होने चाहिये। परीक्षार्थी उत्तरपुस्तिका प्राप्त करते ही पृष्ठ संख्या की जांच कर लें यदि पृष्ठ कम/अधिक या क्रम में नहीं हैं तो वीक्षक से तुरन्त बदलवा लें।
   (iii) परीक्षा केन्द्रों पर पुस्तक, लेख, कागज, केलक्यूलेटर, मोबाईल, पेजर आदि किसी भी प्रकार का इलेक्ट्रॉनिक उपकरण तथा किसी भी प्रकार का हथियार आदि ले जाना निषेध हैं।
   (iv) वस्त्र, स्केल, ज्योमेट्री बॉक्स पर कुछ भी न लिखकर लावें। टेबल के आस–पास कोई अनुचित सामग्री नहीं होनी चाहिये, इसकी जांच कर लें।
   (v) अपनी उत्तर पुस्तिका/ग्राफ/मानचित्र आदि परीक्षा भवन से बाहर ले जाना दण्डनीय अपराध है, अतः परीक्षा समाप्ति पर उत्तर पुस्तिका वीक्षक को बिना सौंपे परीक्षा कक्ष नहीं छोड़ें।
5. उत्तरों को क्रमानुसार एक ही स्थान पर लिखें। प्रश्न क्रमांक भी सही अंकित करें, अन्यथा दण्ड स्वरूप परीक्षक को 1 अंक कम करने का अधिकार है। बीच में उत्तर पुस्तिका के पृष्ठ रिक्त न छोड़ें। गणित विषय के लिए रफ कार्य उत्तर पुस्तिका के अंतिम पृष्ठों पर करें तथा तिरछी रेखा से काटें।
6. जहाँ तक हो सके प्रश्न के सभी भाग के उत्तर, उत्तर पुस्तिका में एक ही स्थान पर अंकित करें।
7. भाषा विषयों को छोड़कर शेष सभी विषयों के प्रश्न–पत्र हिन्दी–अंग्रेजी दोनों भाषा में मुद्रित हैं। किसी भी प्रकार की त्रुटि/अन्तर/विरोधाभास होने पर हिन्दी भाषा के प्रश्न को ही सही माना जाये।

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSEB-17/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

جاری ہے۔

* ماحول کو آلودگی سے بچاؤ :-

آج سائنس نے بڑی ترقی کر لی ہے اور بہت
سے ایجادات کی ہے جس سے انسانوں کو فائدہ
بھی ہوا ہے اور نقصان بھی اس لیے ہم سب
پراتیوں سے بچنے کے لیے پیڑوں کو کم کاٹنا
چاہیے، پیڑ پودے لگائیں، کارخانے کم کرنے
اور کچرے کو بستی سے دور ڈالنے، نالیوں اور
گھروں کی صاف صفائی کا پورا دھیان رکھیں۔

اسکولوں اور گھروں میں زیادہ سے زیادہ پیڑ
پودے لگائیں اور دوسروں کو بھی لگانے کو
کو کہیں۔ اپنی اور سماج ~~کی~~ کی زندگی کو
بچائیں اور ماحول کو خراب ہونے سے بچائیں

ختم کلام

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

لکڑیوں کا کاٹنا ہے، جنگلوں کا صاف کرنا
ہے اور کوڑے کرکٹ کی وجہ سے ~~ماحول~~
ماحول خراب ہو رہا ہے۔ گندگی بڑھ رہی
ہے اور چاروں طرف بیماریاں جنم لے
رہی ہے ملک کی آبادی بڑھ رہی ہے۔
لوگوں میں بڑھوتری ہو رہی ہے۔ پیڑ پودے
کاٹے جا رہے ہیں اور کارخانے فیکٹریاں
بنائی جا رہی ہے جس سے دھوئیں نکلتی
وجہ سے ہوا خراب ہو رہی ہے جس سے
بہت سی بیماریاں جنم لے رہی ہے اور
لوگوں کے نقصان دہ بن رہی ہے۔
لوگ مصیبت کا سامنا کر رہے ہیں کئی
لوگ مر رہے ہیں اور ماحول کی آلودگی
بڑھتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے
سبھی کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے
اگر ایسا ہی ہوتا رہا تو جلد ہی ہمارا
سماج بہت بڑی پریشانی کا مقابلہ کرنا
پڑ سکتا ہے ماحول کی آلودگی سماج کو
نہ ہی بلکہ پورے ملک کے نقصان
کا اور خطرے کا ذریعہ بن سکتی ہے
لوگ بہت سی بیماریوں کا شکار ہو سکتے
ہیں اور آبادی میں بھی گراوٹ آ سکتی
ہے بڑے بڑے کارخانے مشینوں کی
وجہ سے خراب دھوئیں نکلنے کی وجہ سے اور
لکڑیوں کو جلانے سے ماحول بگڑتا جا رہا
ہے ~~جنگل~~ جنگل تیزی سے کاٹے جا
رہے ہیں اور ماحول میں آلودگی بڑھتی

اگلے پیج پر

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

انھوں نے دسویں تک کی تعلیم گوالیار وکٹوریہ
ہائی اسکول سے حاصل کی۔ ایم اے کرنے
کے بعد گوالیار کالج میں لیکچرر کے عہدے
پر فائز ہوئے۔ یہ جدید دور کے غزل گو
شعراء میں شمار کئے جاتے ہے۔ 1976ء میں ان
کا انتقال ممبئی میں ہوا۔

* ان کے شعری مجموعے: سلسل تار گریبان، جاودان
گھر آنگن، بچھلے پہر، نذرِ بتاں وغیرہ
مشہور ہے۔ ان کی غزلیں سادہ اور عمدہ ہے۔

تقسیم ہند سے پہلے بھوپال چلے گئے وہاں فلموں کے
لئے گیت لکھے اور بھوپال چھوڑنے کے بعد ممبئی چلے
گئے اور اپنی پوری زندگی ممبئی میں گزاری۔

جواب

ماحول کی آلودگی

سائنس نے ہمیں بہت سی ایجادوں سے نوازا
ہے اس کے ذریعے نئی نئی ایجادات ہوتی ہے
جس سے ہمیں بہت سے فائدے بھی حاصل ہوئے
ہے ماحول کی آلودگی پیڑوں کی کٹائی، کارخانے
کے دھوئیں، پانی کا زیادہ بہاؤ، کوڑے کرکٹ
کا سڑکوں پر پھیلا ہونے سے ماحول خراب
ہوتا ہے پہلے صرف پہیہ ایجاد ہوا تھا لیکن
دھیرے دھیرے گاڑیاں، کارخانے اور بھی بہت
سی ایسی چیزیں ہے جس کی وجہ سے ماحول
خراب ہو رہا ہے۔ انسان اپنے فائدے کے لیے

BSER-177 2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक | प्रश्न संख्या | परीक्षार्थी उत्तर

میر کیا اس طرح زندگی پریشانیوں اور دکھوں
میں گزری - اپنے دوستوں پر مرزا بہت خرچ
کرتے تھے بست سے چندہ رکھتے ملتے تھے
کوئی بھی سائل در سے خالی نہیں
جاتا تھا - انہوں نے نثر نگاری کا آغاز
فارسی سے کیا - اردو میں ان کے چار نثری رسالے
ملتے ہیں
ان کی تین کتابیں - پنج آہنگ، مہر نیم روز
اور دستنبو قابل ذکر ہے - ان کا سب سے
بڑا کارنامہ خطوط ہے - ان کے خطوط میں
اپنی زندگی کے علاوہ اپنے آس پاس کی سیاسی
و حالات اور سماجی زندگی کا نقشہ نظر آتا ہے
خاص طور پر ان کے خطوط 1857 کے ماحول
سے متعلق ہے - ان کی وفات 15 فروری
1869 ء میں بروز پیر کے دن ہوئی -
ان کے خطوط کے دو مجموعے ہیں - عود ہندی اور
اردوئے معلی ہے انہوں نے مراسلے کو
مکالمہ بنا دیا جس کی وجہ سے ان کو بہت
شہرت ملی -

3

جواب (21) جان نثار اختر کی سوانح حیات :

4

سید جان نثار حسین رضوی نام اور اختر تخلص
تھا - یہ 1914 ء میں گوالیار میں پیدا ہوئے
آبائی وطن خیر آباد (اتر پردیش) تھا ان کے
والد مضطر خیر آبادی مشہور شاعر تھے -

*

اگلے صفحہ پر

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

سیکھتا ہے
کہ اپنی غلطیوں اور لغزشوں سے بہت تجربہ
حاصل کر اور سیکھنے سے اسے جو تجربہ ہوتا ہے
اس سے اس کے علم اور حکمت میں اضافہ
ہوتا ہے اور اس کی روشنی میں آگے بڑھتا ہے اور
اپنی منزل حاصل کرتا ہے۔ جبر و قدر انسان
کی لغزشیں اس کی نئی وکاوشیں ہیں۔ ارتقائی
مراحل طے کرتے ہوئے انسان کو نیکی اور بدی
کا وقتاً سامنے آتی ہے لیکن انسان ان کا سامنے
سامنا کرکے اپنے ارتقائی مراحل طے کرتا
ہے۔ انسان اپنی تقدیر خود بناتا ہے اگر
وہ اچھے برے کام کرتا ہے تو اس کی تقدیر
بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے اگر اچھے کام کرتا
ہے تو وہ اس نے اپنی دنیا کی جنت سے جنت
نیز بادشاہت حاصل کر لی اور اگر برے کام
کرتا ہے تو اس نے اپنی زندگی برباد کر لی
عقلمند انسان اپنی غلطیوں سے بہت کچھ حاصل
کرتا ہے اور وہ اپنی منزل حاصل کرتا ہے۔

حصہ (د)

جواب (۱۰) مرزا غالب:-

مرزا غالب 27 دسمبر 1797 کو آگرہ میں پیدا
ہوئے۔ ان کے والد عبداللہ بیگ تھے اور
غالب کا نام اسد اللہ عرفیت مرزا نوشہ تھا۔
۵ سال کی عمر میں والد عبداللہ بیگ کا انتقال
ہو گیا بعد میں پرورش چچا نصر اللہ بیگ نے
کی لیکن ۹ سال کی عمر میں ان کا بھی انتقال

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

آئینے سے دل خوش کے عالم میں ہوگا جب ہم
بیان نہیں کر پاتے تھے

جواب (14)

نظم "ارتقا" کا خلاصہ

نظم "ارتقا" میں شاعر جمیل مظہری نے اس
میں یہ بیان کیا ہے کہ انسان اس کائنات
کا میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اس کو
اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے اور
اپنے دنیا کے سلسلے کو آگے بڑھاتے رہنا
چاہئے۔ زندگی ایک مسلسل امکان کا
نام ہے۔ یہ جمیل مظہری نے علامہ اقبال
کی نظم روح "ارضی آدم کا استقبال کرتی
ہے" سے متاثر ہوکر لکھی ہے اس میں
اقبال نے آدم علیہ السلام کو خود کو
جاننے کا ذکر کیا ہے جبکہ "ارتقا" نظم
میں شاعر نے انسان کو اس کی ذمہ داریوں
کو سمجھ کر محنت کرنے کو کہا ہے۔
نظم میں شاعر کہتا ہے کہ انسان خود اپنے
تعلق سے کہتا ہے کہ خدا نے ایک اچھا
کام کرنے والا شاعر خود اپنی محنت بنانے
والا بنایا ہے جبکہ انسان کا محتاج ہونا
اور بااختیار ہونا صرف خدا کے ہاتھ میں
ہے یا یہ ضروری ہے کہ خدا نے اس کا نئی
حیثیت خود مختار بنایا ہے۔ انسان سے

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

* **اشعار کی تشریح:-**

غزل کے اس شعر میں الطاف حسین حالی محبوب سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں کہ ہم سے بے رخی میں بھی آپ کو ہم سے الفت ہے یہ ہم آپ کے انداز سے سمجھ گئے ہیں اس لیے آپ کی الفت کا پتا چلتا ہے اس لیے اب آپ خوب اتنی بے رخی (بگاڑ کر) بات کیا کریں ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہم برا نہیں مانیں گے کیونکہ یہ تو آپ کا انداز ہے اور اس سے آپ کی الفت کا پتا چلتا ہے۔

(ii) **سیاق و سباق کا حوالہ:-**

مندرجہ ذیل اشعار گلستان ادب میں شامل "زندگی ہے تو بہر حال بسر بھی ہوگی" غزل سے ماخوذ ہے جس کے شاعر معین احسن جذبی ہے۔ اس میں شاعر نے دل کی عجیب کیفیت بیان کی ہے۔

* **اشعار کی تشریح:-**

اس اشعار میں جذبی نے فرمایا ہے کہ اگر محبوب ہمارا حال پوچھنے آئے کہ ہم اتنے غم زدہ کیوں ہیں تو ہم اس وقت اپنے درد کو بیان نہیں کر پائیں۔ اس وقت ہمارے دل کی عجیب کیفیت ہوگی جسے ہم لفظوں میں اس وقت بیان نہیں کر سکیں گے اس حالت کا اندازہ دیکھ کر ہی لگایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ محبوب کے

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

کچھ عرصے بعد وہ عورت واپس آئی تو جب
انہوں نے دراز کھولا تو وہ فوٹوں نیچے
گر گئی اور اس پر ایک کوکروچ تھا۔
وہ عورت جب واپس جانے لگی تو
اس نے فوٹو گرافر سے کہا کہ کئی مہینوں
کے بعد پہلی بار دراز کی صفائی کی۔
فوٹو گرافر اسے پہچان گیا اور پوچھا
کہ آپ کے ساتھی کہاں ہے تو انہوں
عورت نے کہا کہ وہ اس گلستان میں
کھو گئے ہے یہ کہہ کر وہ عورت چلی
گئی۔

*

تفسیر مضمون:
مصنف نے بیان کیا ہے کہ
ہمیشہ زندہ رہنے والی زندگی ایک روز فنا
ہو جاتی ہے زندگی کتنی ہی اچھی ہو اس
پر ہمیشہ خاتمے کا سایہ منڈلاتا رہتا
ہے کیونکہ موت برحق ہے اور زندگی
میں بلندی اور پستی کا سلسلہ لگا
رہتا ہے۔

3

18 (ا)
جواب سیاق و سباق کا حوالہ:
یہ عبارت ہماری
درسی کتاب گلستان ادب کے سبق "اب بھاگتے ہے
سایہ عشق بتاں سے ہم" سے ماخوذ ہے۔ یہ اشعار
غزل کی صنف سے ہے اسے الطاف حسین حالی
نے لکھا ہے۔ اس میں شاعر محبوب سے مخاطب ہے۔

اگلے پیج پر

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

3

جواب (17)

فوٹو گرافر سبق کا خلاصہ

اس سبق میں قرۃ العین حیدر مصنفہ نے یہ سبق دیا ہے کہ گمنام پہاڑی کے گیسٹ ہاؤس میں بہت سے لوگ آتے تھے وہ قصبہ ٹورسٹ علاقے میں نہیں بسا ہونے کی وجہ سے یہاں مسافر کو لوگ کم آتے تھے۔ یہاں تک کے باہر لان کی کرسی پر ایک فوٹو گرافر بیٹھا رہتا اور وہاں آنے والوں کی فوٹو کھینچتا تھا۔ شاید وہ اس قصبے کا باشندہ تھا اس کی کوئی دکان نہیں تھی وہ برسوں سے یہاں ہے وہ اپنے قصبے کی جھیل اور پہاڑی کو چھوڑ کر کہیں اور جانا نہیں چاہتا تھا۔ لوگ ہنی مون منانے، سیر و تفریح کرنے، سکون و محبت کی تلاش میں آتے تھے تاکہ کچھ وقت شہر کی ہلچل سے دور اطمینان سے گزار سکیں۔

ایک بار وہاں ایک رقاصہ اور ایک موسیقار آئے فوٹو گرافر نے جب ان کی فوٹو کھینچنی چاہی تو اس لڑکی نے کہا کہ وقت ہو گیا ہے لیٹ ہو جائیں گے تو فوٹو گرافر نے کہا کہ باہر گھمسان کا رن پڑا ہے تب مالی نے اس کے ہاتھ میں گلدستہ دیا اور وہ دونوں امر سندری پاروتی کے مندر کے پاس جاکر پھول چڑھوائے اور چلے گئے شام کو واپس آئے تو فوٹو انہیں دے دی گئی جسے لڑکی دراز میں رکھ دیا اور صبح وہ جلدی سے نکل گئے فوٹو لینا بھول گئے۔

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

سیاق و سباق کی تشریح :- اس میں عورت اور
اماکانت کی گفتگو کا بیان ہے۔ جب وہ
بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ اماکانت بتاتا
ہے کہ وہ بھی ہنگاموں سے گھبرا گیا تھا پہلے
پنجاب میں رہے۔ اس نے پڑھائی ترک کرنے کے بعد
اس نے خود کا کاروبار شروع کرنا چاہا
لیکن شہر میں ہنگامہ، خون خرابوں کی وجہ
سے اس کا کاروبار جم نہ سکا اور اسے شہر
کو چھوڑ کر وہاں سے نکلنا پڑا۔ اور اب
وہ دوسرا کاروبار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔
یہ سن کر عورت اداس ہو گئی کیونکہ وہ بھی
انہیں دکھوں کا سامنا کر رہی تھی۔ اور وہ
خیالوں میں کھو گئی اس کا موقع اٹھا کر اما
کانت نے عورت کے چہرے کو غور سے
دیکھا اور اسے کچھ وقت کے لئے لگا کہ وہ
عورت اس لئے اداس ہو گئی تھی اور وہ
سوچتا ہے کہ کاش اسے بھی ایسی ہی خوبصورت
بیوی مل جائے۔

نفس مضمون :- اس افسانہ میں مصنف نے
بتایا ہے کہ ہمیں بغیر کسی فرقہ پرستی اور
فائدے کے ایک دوسرے کی مصیبت کے
وقت ساتھ دینا چاہیے اور انسانیت کا
تقاضہ بھی یہی ہوتا ہے کہ اگر کوئی کسی تکلیف
میں مبتلا ہو تو اس کی مدد کرے۔

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

جواب (13) نرمل ورما کے دو افسانوی مجموعے:
(1) انیم الرنیہ (2) دنیا کی بارش کے دن

2

جواب (14) مختصر افسانہ ایک ایسی نثری کہانی ہے جو ایک ہی نشست میں پڑھی جا سکتی ہے یہ ہمیں چھوٹی جوڑی کہانی نہیں ہے بلکہ ایک ایسی فنی تخلیق ہے جس میں فنکار کے ارادے اور حکمت کا بھی دخل ہوتا ہے۔

2

جواب (15) غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہے اگر غزل کا دوسرا شعر بھی مطلع ہو تو اسے زیب مطلع، حسن مطلع یا مطلع ثانی کہتے ہے۔

2

حصّہ (ج)

3

جواب (16)
سیاق و سباق
مصنف کا حوالہ:
یہ اقتباس ہماری کتاب "گلستانِ ادب" کے سبق 'لمحے' سے لیا گیا ہے 'لمحے' ایک مختصر افسانہ کی صنف ہے جسے 'بلونت سنگھ' نے لکھا ہے۔ اس میں مصنف نے بتایا ہے کہ انسان کو بغیر اپنے فائدے کے دوسروں کی مدد کرنی چاہئے یہ امانت کی شرمندگی اور عورت کی ایک گہرے احساس پر مبنی ہے۔

اگلے پیج پر

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर	
2		خواجہ حسن نظامی 1878ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔	جواب 7
2		دو مجموعے: (1) جہان آرزو (2) سریلے بالسرے۔	جواب 8
2		زندگی ہے تو بہرحال بسر بھی ہوگی سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ اگر ہم زندہ ہے تو ہمیں دکھ، سکھ، خوشی، غم سب جھیلنے سے وابستہ ہونا ہوگا۔ ان کے ساتھ زندگی کسی نہ کسی طرح بسر گزرا جاتی ہے۔ زندگی خوشی یا غم کی نہ گزارنا چاہیے کیونکہ زندگی کو تو ہر حالت میں گزرنا ہے۔	جواب 9
2		منھ اندھیرے کے معنی ہے۔ علی الصبح (صبح سویرے)۔ صبح کے وقت۔	جواب 10
2		علامہ اقبال 1877ء میں پنجاب کے مشہور شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔	جواب 11
2		مصنف وکرم محمد بشیر نے رات کو جب مینکھوں گھر پر نہیں تھا تو نوکر کھانا پکا کر باہر نکلا تو یہ دروازہ کھول کر بیس میں داخل ہو گیا اور دروازہ تھوڑا کھلا چھوڑ دیا اس سے پہلے کہ نوکر واپس آتے انھوں نے کھانا کھا کر وہاں سے نکل گئے۔ اس طرح انھوں نے اپنے جنم دن پر بھی چوری کر کے اپنا پیٹ بھرا۔ مصنف نے مینکھوں کی رسوئی میں (باورچی خانہ) میں کھانا کھایا۔	سوال 12

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

جواب ۳

10

(i) سجّاد حیدر یلدرم والد کا نام تھا۔

(ii) ~~ایک لاکھ روپے میں~~ - ایک ہزار روپے

(iii) پنجاب کے امرتسر میں

(iv) ترانے کا پہلا حصہ (پہر) اوّل شب کے معنی ہے۔

(v) منزل نہ ملنے پر قافلوں نے رستے میں ڈیرے جما لیے ہیں۔

(vi) اقبال کی شاعری کا مجموعہ ہے:- ~~بانگِ درا~~ آرمغانِ حجاز

(vii) دل کی بیماری

(viii) بوڑھے مچھوارے کی جگہ پر مصنف نرمل ورما بیٹھ گئے۔

(ix) مکتوب نگاری کا مخاطب کوئی ایک شخص ہوتا ہے۔

(x) عربی زبان کا لفظ ہے۔

حصّہ (ب)

جواب ۴ — 2

خوجی سے ہماری ملاقات نواب صاحب کے یہاں ہوتی ہے جب نواب صاحب کے بٹیر صفِ شکن شاہ صاحب کی کمشنری ہو جانے سے لوگ حال پوچھنے آتے ہیں۔

جواب ۵ — 2

ملک ہوا کے بادشاہ نے یہ وصیت کی کہ سبھی دروازے کھول لینا مگر اس آتش رنگ پر لگا ~~دروازہ~~ سالہا مت کھولنا۔

جواب ۶ — 2

سجاد ظہیر نے جیل میں رہتے ہوئے جو خط اپنی محبوبہ رضیہ سجاد کے نام کو لکھے ہیں انھیں "نقوشِ زنداں" کے نام سے شائع ہوئے۔

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

حصّہ (الف)

جواب ①

(i) (B) ویرانے

(ii) (C) سلطانہ

(iii) (A) امامت

(iv) (D) طلسم خیال

(v) (A) پاکستان

(vi) (C) احمد جمال پاشا

(vii) (B) حالی

(viii) (A) معین احسن جذبی

(ix) (D) غزل

(x) (B) انشائیہ

(xi) (D) 1904

(xii) (C) ماورا

(xiii) (D) روسی

(xiv) (A) ویکوم محمد بشیر

(xv) (B) ہندوی

15 × 1 = 15

15

7

جواب ②

(i) قلموں

(ii) پرندہ (عمر)

(iii) الہ آباد میں 1929ء

(iv) کلام میں

(v) مے خانہ

(vi) جنازے (مرحوم) کا کلمہ شہادت کا

(vii) عمارتیں ٹکڑوں

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-177/2024